28

صراط مستقیم کی دعا قبول نہ ہونے کی وجہ

(فرمودہ ۱۰ ر اگست ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

ایک مسلمان دن میں ۲۷۔۲۸ دفعہ سے لیکر ۵۰۔۶۰ دفعہ تک روزانہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ **اهدنا الصراط المستقیم** کہ سیدھا رستہ دکھا۔ مگر باوجود اس کے کہ اس قدر دعائیں کرتا ہے۔ پھر بھی یہ دعا بالعموم ہم دیکھتے ہیں اس زمانہ میں قبول نہیں ہوتی۔ اس کو سیدھا رستہ نہیں دکھایا جاتا۔ اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں ایک عورت کا بچہ بیمار ہوتا ہے اور ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اطباء اس کی زندگی سے مایوس ہو کر کہدیتے ہیں اب یہ نہیں بچے گا۔ ڈاکٹر اس کی زندگی کے متعلق شبہ میں پڑ جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ بچہ بچنے والا نہیں۔ لیکن وہ عورت اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑاتی ہے اور بچہ کی صحت کے لئے دعا مانگتی ہے۔ اور وہ بچہ بچ جاتا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں جب کوئی انسان انتہائی مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتا ہے تو اس کی مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شخص مقدمات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی لیکن وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے دعا کرتا ہے اور رہا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قید خانہ میں پڑا ہوا انسان جب دعا کرتا ہے تو چھوٹ جاتا ہے۔ حتّٰی کہ بعض دفعہ تلوار کے نیچے آیا ہوا بھی دعا کے ذریعہ بچ جاتا ہے۔ لیکن جب کہ یہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کثرت سے قبول ہوتی ہیں اور کوئی انسان ایسا نہیں جس کی اس قسم کی ایک سے زیادہ دعائیں قبول نہ ہوئی ہوں۔ حتیٰ کہ دہریہ بھی مصائب میں گرفتار ہو کر جب کہتا ہے کہ اے خدا اگر تو ہے میں تو نہیں مانتا کہ تو ہے لیکن اگر تیری ہستی ہے تو مجھے اس مصیبت سے بچا۔ تو خدا تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول کر لیتا ہے اور وہ بچ جاتا ہے۔ لیکن تمام کے تمام مسلمان کہلانے والے لوگ مگر ان میں سے وہ جو نماز پڑھتے ہیں۔ دن میں متعدد بار یہ دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں **اهدنا الصراط المستقیم** مگر انہیں صراط مستقیم حاصل نہیں ہوتی۔ اب

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا خدا تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ کسی کا بچہ بچ جائے۔ بہ نسبت اس کہ وہ ہدایت پا جائے۔ کیا خدا کو یہ زیادہ پسند ہے کہ کوئی مقدمہ سے بچ جائے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ ہدایت پا جائے۔ کیا خدا کو یہ زیادہ مرغوب ہے کہ کسی کو نوکری مل جائے بہ نسبت اس کے کہ وہ ہدایت پا جائے۔ کیا خدا کو یہ زیادہ منظور ہے کہ کوئی قید سے رہا ہو جائے۔ بہ نسبت اس کے کہ شیطان کی قید سے رہا ہو جائے۔ اگر نہیں تو پھر وہ کیوں اور ساری دعائیں تو سنتا ہے مگر جو ہدایت کے لئے دعا کی جاتی ہے رد کر دیتا ہے۔ بہت لوگ ہیں جن کے دل میں خواہش اور تڑپ ہوتی ہے یا کم از کم جو سمجھتے ہیں کہ ان کے دل میں خواہش ہے کہ ہدایت ملے مگر ان کو نہیں ملتی۔ گو ان کے دل میں یہ سوال نہ پیدا ہو کہ کیا وجہ ہے اور دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ قبول نہیں ہوتی۔ مگر یہ ایک اہم سوال ضرور ہے۔ بہتوں کے دل میں یہ سوال تو پیدا ہوگا کہ بیٹا ہونے کے لئے دعا کریں۔ اور بیٹا نہ ہو تو کہیں گے کیوں یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ قید سے رہائی کے لئے دعا کریں اور رہا نہ ہوں تو کہیں گے کیوں رہائی نہیں ہوئی۔ بیوی کے لئے دعا کریں مگر بیوی نہ ملے تو سوچیں گے کیوں ان کی دعا نہیں سنی گئی۔ مال کا نقصان نہ ہونے کی دعا کریں۔ مگر نقصان ہو جائے تو فکر کریں گے کہ کیوں دعا قبول نہ ہوئی۔ مال ملنے کے لئے دعا کریں اور نہ ملے تو انہیں دعا کے قبول نہ ہونے کا خیال آئے گا۔ اور بہت ہیں جو کہہ دیتے ہیں کہ دعا کبھی قبول ہی نہیں ہوتی۔ یہ ایک ڈھکوسلا ہے۔ مگر ایسے بہت کم ہونگے کہ بیٹے کے لئے دعا کریں اور وہ پیدا ہو جائے۔ قید سے رہائی کے لئے دعا کریں اور رہا ہو جائیں۔ بیماری سے شفا کے لئے دعا کریں اور شفا ہو جائے۔ مگر صراط مستقیم کے لئے دعا کریں اور یہ منظور نہ ہو تو ان کے دل میں خیال پیدا ہو کہ کیوں قبول نہیں ہوئی۔ ایسے لوگ بہت کم بلکہ نہیں ہیں جو یہ کہیں کہ ہدایت کے لئے ہم دعائیں کرتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے میں سمجھتا ہوں یہ سوال ہی ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ انسان کی پیدائش کی غرض یہی ہے کہ صراط مستقیم حاصل کرے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** (الذٰریٰت : ۵۷) ہم نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہمارا بندہ بنے اور کوئی بندہ کس طرح بن سکتا ہے جب تک آقا کے پاس نہ ہو۔ اور جب تک آقا کے پاس جانے کا رستہ ہی معلوم نہ ہو۔ اس وقت تک بندہ کس طرح بن سکتا ہے۔ پس اگر انسان کی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کا عبد بننا ہے۔ اور یقیناً ہے تو یہ بھی اس کی غرض ہے کہ صراط مستقیم پائے۔ اور دوسرے الفاظ میں صراط مستقیم پانے کی دعا کا یہ مطلب ہے کہ جس مقصد کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اسے حاصل کرلے۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ان باتوں کے لئے جب انسان دعائیں کرتے ہیں جو اصل مقصد نہیں وہ تو پوری ہو جاتی ہیں اور اصل مقصد کے لئے جو دعا کرتے

ہیں وہ پوری نہیں ہوتی۔ پھر وہ انسان جس کی اور باتوں میں دعا نہیں سنی جاتی وہ تو اپنے دل میں سوال کرتا ہے کہ کیا بات ہے میری فلاں دعا منظور نہیں ہوئی۔ اور اس کا ذکر دوسروں سے بھی کرتا ہے۔ مگر اس امر کی شکایت کبھی میرے پاس نہیں پہنچی۔ یا اس قدر قلیل پہنچی ہے جو شاذونادر کا حکم رکھتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں یہ سوال ہی لوگوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا کہ **اھدنا الصراط المستقیم** کی دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔

اب سوال یہ ہے کہ کیوں یہ سوال نہیں پیدا ہوتا۔ میرے نزدیک اس کا وہی حل ہے جو پہلے بیان کیا ہے۔ ایک پیاسا جب پانی مانگتا ہے اور نہیں ملتا تو وہ کیا کرتا ہے۔ چڑتا ہے۔ اور ناراض ہوتا ہے۔ کہتا ہے اتنی دیر سے پانی مانگ رہا ہوں کیوں نہیں دیا جاتا۔ ایک بھوکا جو بھوک سے مر رہا ہو۔ کیا مانگتا ہی چلا جاتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ جب اسے کھانے کو کچھ نہیں ملتا تو ناراض ہوتا ہے۔ دیکھو ایک بچہ جب گھر آتا ہے تو وہ ماں باپ پر حاکم نہیں ہوتا۔ کچھ کمانے والا نہیں ہوتا۔ اور ظاہر حالات کو اگر دیکھا جائے تو ماں باپ کے صدقہ کھانا کھاتا ہے مگر جب مانگتا ہے۔ اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تو ناراض ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ بھوک کی خواہش اسے یاد دلاتی ہے کہ میں ابھی پوری نہیں ہوئی۔ اور جب تک پوری نہیں ہو جاتی اس وقت تک اسے چین نہیں لینے دیتی۔ اس کے مقابلہ میں ایک شخص رستہ میں چلا جاتا ہے۔ اسے کوئی بچہ ملتا ہے۔ اور وہ اسے پیار کرنا چاہتا ہے لیکن بچہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اس پر وہ بھی منہ پھیر کر آگے چلا جاتا ہے۔ اور کوئی خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ اس شخص کو بچہ سے پیار کرنے کی سچی خواہش نہ تھی بلکہ چلتے چلتے ایک چیز نے سامنے آکر جھوٹی خواہش اس کے دل میں پیدا کر دی تھی اگر اس کے دل میں سچی خواہش ہوتی تو جب تک وہ پوری نہ ہوتی۔ اسے دکھ اور تکلیف ہوتی۔

اسی طرح جبکہ ایک مسلمان نمازوں میں کہتا ہے **اھدنا الصراط المستقیم** اور یہ پوری نہیں ہوتی مگر اس کے دل میں درد اور گھبراہٹ نہیں پیدا ہوتی تو اس کی کیا وجہ ہے۔ بچہ کے پیدا ہونے کے لئے جب دعائیں کرتا ہے اور وہ قبول نہ ہوں تو ناراض ہو کر کہتا ہے کیوں میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور وہ جو ہدایت ملنے کی دعا قبول نہ ہونے پر تسلی پا جاتا ہے۔ وہ بچہ کے متعلق قبول نہ ہونے پر تسلی نہیں پاتا۔ اسی طرح جس کا بچہ بیمار ہو وہ اس کی صحت کے لئے دعا کرتا ہے اور جب پوری نہ ہو تو دوسروں سے کراتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہاں تک بھی کہہ دیتا ہے کہ خدا دعا قبول ہی نہیں کرتا۔ اس سے اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ خدا کو نہیں مانتا بلکہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ کی طرح ناراضگی ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ بچہ کو بھوک لگی ہو۔ اور اس کے مانگنے پر اسے کھانے کو کچھ نہ ملے۔ یا حسب منشا نہ ملے۔ تو پھر کہدیتا ہے کہ اب میں نہیں کھاتا۔ اسی طرح وہ شخص کرتا

ہے جس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ گو اس کی ناراضگی ناجائز ہوتی ہے۔ اور میں اس کے اس فعل کو جائز نہیں قرار دیتا۔ مگر یہ نتیجہ ضرور نکالتا ہوں کہ اس کے دل میں سچی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے ہاں بیٹا ہو۔ یا اس کے بچہ کو صحت ہو۔ یا اسے مال مل جائے۔ یا وہ رہا ہو جائے مگر جو شخص صراط مستقیم مانگتا ہے۔ اور بیس بیس سال سے مانگتا چلا آتا ہے۔ مگر اسے نہیں ملتی۔ اور اس پر اسے کوئی دکھ اور گھبراہٹ بھی نہیں ہوتی۔ تو کیا نتیجہ نکلا یہی کہ اسے اس کے لئے سچی خواہش نہیں ہوتی اور جب سچی خواہش نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اسے پورا کرے۔ اس دعا کے قبول نہ ہونے پر اس کے دل میں دکھ' تکلیف اور تڑپ کا نہ ہونا ثبوت ہے اس امر کا کہ اس کے لئے اسے سچی خواہش نہیں تھی۔ اور یہی وجہ اس کے قبول نہ ہونے کی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں میں اپنے موتی سوروں کے آگے نہیں ڈالتا (متی ولوقا) خدا تعالیٰ بھی ایسے نادانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جن کے دل میں اس کے لئے سچی خواہش نہیں ہوتی۔ ان کے دل میں سچی تڑپ ہوتی ہے کہ بیٹا ہو۔ سچی تڑپ ہوتی ہے کہ مال مل جائے۔ سچی تڑپ ہوتی ہے کہ مشکلات اور مصائب دور ہو جائیں۔ اس لئے یہ دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ مگر **اھدنا الصراط المستقیم** کی دعا پڑھتے ہیں اور سچی خواہش اس کے لئے نہیں ہوتی۔ اس لئے ہدایت نہیں ملتی۔ یہ دعا اس لئے پڑھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ الفاظ نماز میں رکھے ہیں۔ اگر آپ یہ الفاظ نماز میں نہ رکھ دیتے تو مہینوں اور سالوں گزر جاتے۔ اور یہ الفاظ ان کی زبان پر نہ آتے۔

پس نماز میں جب کوئی شخص **اھدنا الصراط المستقیم** کہتا ہے تو دراصل وہ نہیں کہہ رہا ہوتا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہہ رہے ہوتے ہیں۔ اگر پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ اگر میں نے یہ الفاظ نہ پڑھے تو بھی نماز ہو جائے گی تو وہ کبھی نہ پڑھتا۔ مگر چونکہ مولویوں نے اسے سکھایا ہوا ہے کہ اگر کوئی یہ نہ پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس لئے وہ پڑھتا ہے۔ نہ کہ ہدایت کی غرض اور خواہش کے لئے پڑھتا ہے۔ اور جب تک سچی تڑپ نہیں ہوتی۔ کوئی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ اگر اس کے لئے بھی ویسی ہی تڑپ ہو جیسی بیمار بچہ کے لئے ہوتی ہے کہ اچھا ہو جائے یا قید سے رہائی ہو جائے یا نقصان سے بچ جائے یا بیٹا پیدا ہو جائے یا کوئی عزیز اور رشتہ دار مل جائے یا اور خواہشات کے پورا ہونے کے متعلق ہوتی ہے۔ تو ان دعاؤں سے بہت جلدی یہ دعا قبول ہو۔ کیونکہ یہی انسانی پیدائش کا مقصد ہے۔ اتنی جلدی کوئی رہا نہ ہو۔ جتنی جلدی **اھدنا الصراط المستقیم** کی دعا قبول ہو۔ اتنی جلدی کسی کے ہاں بیٹا نہ ہو۔ جتنی جلدی یہ دعا قبول ہو غرضکہ کوئی بھی اور دعا اتنی جلدی قبول نہ ہو۔ جتنی جلدی یہ قبول ہو۔ کیونکہ یہ عین خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہے۔ کیونکہ خدا نے انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ ہدایت پائے اور

جب انسان کے دل میں ہدایت پانے کی سچی خواہش پیدا ہو جائے تو یہ دعا بہت جلدی قبول ہو جاتی ہے۔

دیکھو ایک شخص مینار کے پاس کھڑا ہو۔ اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس جانا چاہے تو وہ اتنا جلدی اس کے پاس نہیں پہنچے گا جتنا جلدی اگر وہ بھی اس کی طرف چل پڑے۔ تو پہنچ سکے گا۔ قید سے رہائی پا جانا یا بچہ پیدا ہونا یا مال مل جانا وغیرہ انسان کا اصلی مقصد نہیں۔ اس لئے ان باتوں کے حصول کے لئے اسے سارا سفر خود طے کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جب صراط مستقیم کے لئے دعا مانگتا ہے تو ادھر سے خدا اس کی طرف بڑھتا ہے اور ادھر سے یہ خداتعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور درمیان میں مل جاتا ہے۔ چونکہ خداتعالیٰ کی اور اس کی خواہش ایک ہو جاتی ہے اس لئے جلدی پوری ہو جاتی ہے۔ پس اگر اس بات کی سچی خواہش ہو تو اس کا پورا ہونا کوئی بھی مشکل امر نہیں۔ اور اگر یہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو یاد رکھو کہ اس کے لئے سچی تڑپ نہیں ہوتی۔ بلکہ دکھاوے کی دعا کی جاتی ہے۔ اور ایسی دعا قابل قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ اس قابل ہوتی ہے کہ دعا کرنے والے کے منہ پر ماری جائے۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انہیں ہدایت پانے کی سچی تڑپ ہے مگر وہ غور کریں۔ کیا ایسی ہی تڑپ ہوتی ہے جیسی دنیاوی باتوں کے لئے ہوتی ہے۔ اگر ویسی تڑپ نہیں اگر اس طرح اس کے لئے کھانا پینا حرام نہیں ہو جاتا چین و آرام کافور نہیں ہو جاتا۔ جیسا دنیاوی امور کے لئے ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ تمہارے اندر سچی تڑپ نہیں ہے اور جب یہ حالت ہو تو قطعاً" امید نہ رکھو کہ تمہاری دعا قبول ہوگی لیکن چونکہ انسان کی پیدائش کا یہی مقصد ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس کے لئے سچی تڑپ اور حقیقی خواہش پیدا کرو تا اس مقصد کو حاصل کر سکو کیونکہ وہ جو اس کے بغیر مر گیا وہ تباہ ہو گیا۔ اس مقصد کے لئے دو دفعہ کسی کو پیدا نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے اس موقعہ کو رائیگاں نہ جانے دو۔ اور مقصد پیدائش کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ خداتعالیٰ ہماری جماعت کو اپنے فضل سے سچی راہ دکھائے اور دنیاوی آلائشوں سے پاک کرکے اپنا محبوب بنالے۔

(الفضل ۲۱ ر اگست ۱۹۲۳ء)